خلافت لائبریری ربوہ

سوموار | 17-نومبر 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 256 | سوموار 16 رجب 1418ھ 17 نبوت 1376ہش 17 نومبر 1997ء

دعا کرنے والا تھک کر کبھی مایوس نہ ہو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہو گا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سر سبز ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے اور اس نامرادی نے یہاں تک برا اثر پہنچایا کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 693)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو۔ ایمان ایک راز ہوتا ہے جو (صاحب ایمان) اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے اور جس کو مخلوق میں سے اس (صاحب ایمان) کے سوا دوسرا نہیں جان سکتا (-) کی حقیقت یہی ہے۔ بعض اوقات وہ لوگ جو علوم حقہ اور معارف الہیہ سے بہرہ ور نہیں ہوتے۔ کسی (صاحب ایمان) کے ان تعلقات کے عدم علم کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کو ہوتے ہیں۔ اس کی بعض حالتوں مثلاً معاملات رزق و معاش پر حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہیں اور کبھی یہ تعجب ان کو بدظنی اور گمراہی تک لے جاتا ہے' اس لئے ان کی نظر اپنے ہی محدود اسباب پر ہوتی ہے۔ اور وہ اس راز اور سر سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ رکھتا ہے' ناواقف ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے اس راز کو ایسا بنائیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 369)

جھوٹ ہر بیماری کی جڑ اور بڑی تباہی مچانے والی کمزوری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

آج خصوصیت کے ساتھ مشرقی قومیں جھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور اگرچہ مغرب میں بھی یہ بیماری داخل ہو رہی ہے مگر عملاً دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی اور ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی' بنگلہ دیش میں بھی اور افریقہ کے اکثر ممالک میں بھی جھوٹ اب ایک روزمرہ کی عادت بن چکا ہے۔ اور دنیا میں سب سے بڑی تباہی مچانے والی کمزوری جھوٹ ہے جو ایک عام کمزوری بن کے شروع ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ سے باز رکھنے کے لئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔

حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ یعنی ایسے گناہ جو بہت بڑے ہیں ان میں وہ جو بہت ہی بڑے بڑے ہیں ان کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا' ضرور بتائیں یارسول اللہ۔ تو آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا۔ یہ دونوں باتیں بیان فرمانے کے بعد آپ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا سنو خبردار جھوٹ نہ بولنا' جھوٹ نہ بولنا' جھوٹ نہ بولنا' جھوٹ نہ بولنا۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔

اگرچہ جھوٹ کا ذکر تیسرے نمبر پر آیا مگر سب سے زیادہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ پر آکر جوش کا اظہار فرمایا اور بے اختیار بار بار یہ نصیحت فرماتے رہے کہ خبردار جھوٹ کے قریب تک نہ جانا۔ وجہ یہ ہے کہ جھوٹ سب گناہوں کی جڑ ہے۔ شرک بھی جھوٹ ہی کا نام ہے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی ایک جھوٹ ہے۔ درحقیقت جھوٹ کا جتنا بھی آپ تجزیہ کریں آپ اسی حد تک یہ معلوم کریں گے کہ ہر بدی کی جڑ جھوٹ کی سرزمین میں ہے۔ جھوٹ کی زمین سے ہی تمام بدیاں پھوٹتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد ﷺ نے جھوٹ کا ذکر فرماتے ہوئے بار بار یہ تاکید فرمائی خبردار جھوٹ سے پرہیز' جھوٹ سے پرہیز' جھوٹ سے پرہیز' جھوٹ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ہر بیماری کی جڑ ہے اور شرک بھی جھوٹ ہی سے پیدا ہوتا ہے اور جھوٹ ہی درحقیقت سب سے بڑا شرک ہے کیونکہ آپ اپنی روزمرہ کی زندگیوں کا گہری نظر سے مشاہدہ کر کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہر جھوٹ جو بولا جاتا ہے وہ کسی جھوٹے معبود کی خاطر بولا جاتا ہے اور فی ذاتہ انسان کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(از خطبہ 24-مئی 1996ء)

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 31-اکتوبر 1997ء کو ایک بصیرت افروز خطبہ کے ذریعہ تحریک جدید کے سال نمبر 64 کا اعلان فرما دیا ہے۔ استطاعت کے مطابق وعدے پیش کریں۔

سانحہ ارتحال

○ ڈاکٹر کرنل (ر) صلاح الدین احمد صاحب کینٹ لاہور مورخہ دو نومبر 97ء بروز اتوار حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے آپ کی عمر قریباً 66 سال تھی اسی روز آپ کی تدفین ماڈل ٹاؤن قبرستان میں ہوئی آپ حضرت مرزا عطاء اللہ صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ محلہ چابکسواراں لاہور کے داماد اور حضرت بابو شمس الدین صاحب بٹ رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نواسے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

نکاح

○ ڈاکٹر ارشد احمد صاحب ابن عبدالماجد صاحب راولپنڈی امین جماعت احمدیہ راولپنڈی کا نکاح بہمراہ عزیزہ فرناز احمد بنت میاں قمر احمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ڈیپارٹمنٹ ڈیرہ غازی خان مورخہ 97-10-24 کو مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی نے ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا دولہا مکرم چوہدری عبدالستار صاحب آف سمن آباد لاہور کا پوتا اور چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کا نواسہ اور دلہن حضرت مولوی محمد الدین صاحب سابق صدر' صدر انجمن احمدیہ کی پڑپوتی اور چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی سلسلہ کے بڑے بھائی مکرم بشارت احمد طارق صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-10-28 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام ارسلان بشارت احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم عبدالرشید صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کا پوتا ہے اور مکرم حکیم محمد الیاس پیرکوٹ ثانی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے باعمر سعادت مند اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

17 نبوت 1376 ہش   17 نومبر 1997ء

خدا کی راہ میں خرچ کرنا

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کو کمانے کی توفیق ہی نہ دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کو توفیق دے اور وہ بہت سارا مال اکٹھا کرلے اور خدا کہے کہ یہ سارے کا سارا مجھے واپس کردو۔ لیکن ایسا ہوتا نہیں۔ خدا تعالیٰ دنیا میں ہر شخص کو کمانے کی توفیق دیتا ہے اگرچہ کوئی کم کماتا ہے کوئی زیادہ۔ ہر شخص اپنی اپنی استطاعت کے مطابق کام کرتا ہے یا اپنے اپنے جذبے اور شوق کے مطابق کام کرتا ہے۔ اور اسے اسی قدر توفیق ملتی ہے جتنا اس کا جذبہ اور شوق ہو یا جتنی کمانے کی اس میں استطاعت ہو۔ لیکن ہر شخص کماتا ضرور ہے۔ کوئی نہ کوئی کام کرکے اپنی قوت لایموت کے لئے رقم مہیا کرتا ہے۔ کوئی کام نہ بھی کرے تو کچھ لوگ مانگ کر ہی ایسا کرلیتے ہیں۔ لیکن بہرحال خدا تعالیٰ دیتا سب کو ہے۔ اور سب کو دینے کے باوجود کہتا یہ ہے کہ جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اس میں سے ایک حصہ مجھے واپس کردو اور وہ حصہ بہت تھوڑا سا ہوتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ ایک چوتھائی اپنے پاس رکھ لو اور تین حصے مجھے دے دو۔ یا نصف اپنے پاس رکھو لو اور نصف مجھے دے دو۔ بلکہ جو کچھ وہ اسے دیتا ہے اس کا ایک بہت ہی قلیل حصہ واپس مانگتا ہے اور جب ہم کہتے ہیں کہ وہ واپس مانگتا ہے تو ہمیں اس بات کا بھی یقین ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اپنی کوئی ضرورت تو ہے ہی نہیں۔ یہ نہیں کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے مانگتا ہے۔ بلکہ وہ انسانوں کی ہی ضروریات پوری کرنے کے لئے مانگتا ہے۔ تاکہ کمائے ہوئے مال کو اس طرح بھی کسی حد تک پھیلا دیا جائے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنا دراصل انسانوں ہی کے لئے خرچ کرنا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کو تو ہمارے مال کی ضرورت نہیں۔ اس کی تو کوئی ایسی ضرورت نہیں جو پوری کرنے کے لئے وہ دوسروں کا محتاج ہو۔ جب وہ کہتا ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان کے لئے خرچ کرو۔ اس دنیا کو بہتر بنانے کے لئے خرچ کرو۔ غریبوں اور یتیموں پر خرچ کرو۔ بے کس اور بے بس لوگوں پر خرچ کرو۔ ایسی باتوں کے لئے خرچ کرو جن کا اجتماعی طور پر لوگوں کو فائدہ ہو۔ مثلاً عبادت گاہیں بناؤ۔ عبادت گاہ کسی ایک شخص کے لئے تو نہیں ہوتی اس میں تو بہت سے لوگ جا کر عبادت کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنے کمائے ہوئے مال میں سے کچھ کچھ دیتے ہیں اور وہ عبادت گاہ بن جاتی ہے اور پھر وہ بہت سے لوگوں کے کام آتی ہے۔ یا اور بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ جو لوگ سفر اختیار کرتے ہیں اور راستے میں انہیں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے کچھ درکار ہوتا ہے ان کی مدد کرنا بھی خدا کی راہ میں دینا ہے۔ جو لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور حصول تعلیم کے دوران انہیں کچھ چیزیں درکار ہوتی ہیں جو وہ از خود خرید نہیں سکتے۔ انہیں کچھ دینا بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اس طرح اگر ایک ایک بات کو لے کر ہم سوچنے لگیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ زندگی کے جتنے پہلو ہیں اتنی ہی خدا کی راہیں ہیں جہاں کچھ نہ کچھ دینا چاہئے۔ اس دنیا میں ہم معاشرے میں رہتے ہیں اور معاشرے میں سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب ہے کسی کی ضرورتیں کم ہیں کسی کی زیادہ ہیں۔ کوئی اپنی ضرورتوں کو پوری کرنے کا ذمہ دار ہے اور کوئی خود ذمہ دار نہیں ہے۔

پس ان سب کے لئے جتنی بھی جس طرح بھی امداد کی ضرورت پڑتی ہے اسے خدا تعالیٰ کی راہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ اگر ہم معاشرے پر غور کریں۔ اگر ہم انفرادی زندگی پر غور کریں۔ اگر ہم ضروریات پر غور کریں تو یہ بات ہمارے لئے آسان ہو جاتی ہے کہ اس طرح کسی کی مدد کرنے کو خدا کی راہ میں دینا کہہ کر ہم آسانی سے دے سکتے ہیں۔ خاص طور پر جہاں اجتماعی ضروریات پیش نظر ہوں۔

ہماری جماعت میں چندہ لینے کا رواج ہے۔ چندہ کسی ایک فرد کے لئے نہیں لیا جاتا۔ وہ رقم جو اس طرح اکٹھی کی جاتی ہے وہ کسی ایک شخص کے کام نہیں آتی۔ بلکہ وہ اجتماعی ضروریات کو پورا کرنے کے کام آتی ہے۔ اس لئے ہم اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں دینا کہتے ہیں۔ یعنی جو چندے ہم دیتے ہیں، اگرچہ لینے تو کوئی انسان آتا ہے اور ہم رقم اس کے ہاتھ میں تھماتے ہیں لیکن چونکہ وہ خرچ اس طرح ہوتی ہے کہ خدا کے بندوں نے اس سے فائدہ اٹھانا ہے اس لئے دراصل ہم وہ رقم خدا کو دیتے ہیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کئے جانے کے لئے دیتے ہیں۔

پس اس بات کا سمجھ لینا نہایت ضروری ہے کہ ہمیں جو کچھ ملتا ہے وہ خدا سے ملتا ہے۔ ہم سے جو کچھ خدا مانگتا ہے وہ جو کچھ اسنے دیا ہے اس کا ایک بہت ہی قلیل حصہ ہے۔ اور جو کچھ وہ ہم سے مانگتا ہے وہ اپنے لئے نہیں مانگتا ہمارے ہی لئے مانگتا ہے۔ ہمارے لئے کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب کے لئے۔ اجتماعی طور پر خرچ ہونے کے لئے۔ اجتماعی طور پر فائدہ اٹھانے کے لئے۔ اگر ایک فرد بھی فائدہ اٹھائے تو یقیناً وہ اپنی زندگی کو ایسی بنالے گا کہ اس سے دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ گویا کہ ایک فرد کو دینا بھی دراصل بہت سے لوگوں کو دینے کے مترادف ہے۔ اگر ہم یہ ساری باتیں سمجھ لیں تو ہمارے لئے خدا کی راہ میں خرچ کرنا کوئی مشکل نہ رہے۔ جتنا وہ ہم سے مانگے اس سے زیادہ دینے کے لئے ہم خوشی کے ساتھ تیار ہو جائیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہمارے سامنے، ہماری آنکھوں کے آگے، لوگ آجاتے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ جو کرتے ہیں خدا کے لئے کرتے ہیں۔ اپنے لئے کچھ نہیں کرتے۔ جو ہم سے چندہ لے کر جاتا ہے وہ چندہ اس کے اپنے کام تو نہیں آتا۔ وہ اس رقم سے اپنی ضروریات تو پوری نہیں کرتا۔ وہ اس رقم کو ایسی جگہ پر جمع کرواتا ہے جہاں سے خدا کی راہ شروع ہوتی ہے۔ اور جہاں ایسے کام کئے جاتے ہیں جنہیں حقیقی طور پر معاشرے کی بہبود کے کام کہا جاسکتا ہے اور جن پر خرچ کرنے کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا کہنے کا حق بنتا ہے۔

پس آیئے ہم ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہیں کہ ہمیں خدا دیتا ہے۔ خدا ہم سے مانگتا ہے۔ خدا ہمارے لئے مانگتا ہے۔ اور جو کچھ ہم دیتے ہیں وہ کسی نہ کسی رنگ میں واپس ہو کر ہمیں یعنی ہم سب کو مل جاتا ہے۔ اور اس طرح خرچ کرنے کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا کہتے ہیں۔

پس ہم سب کا فرض ہے کہ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خدا کی راہ میں خرچ کریں۔ خدا ہی ہمیں دیتا ہے۔ خدا ہی اس کا ایک حصہ مانگتا ہے۔ اور مانگ کر پھر وہ ہمیں انفرادی یا اجتماعی طور پر لوٹا دیتا ہے۔ پس خدا کی راہ میں دینے کے عمل پر غور ہونا چاہئے۔ اور اس کے صحیح مضمرات سے ہمیں آگاہ ہو جانا چاہئے۔ یہ بات ہمارے دل میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بشاشت پیدا کرے گی اور کام وہی بات آتی ہے جو بشاشت کے ساتھ کی جائے۔ اگر دیتے وقت دل میں بشاشت نہ ہو تو یہ خدا کو دینے والی بات نہیں۔

پس آیئے ہم ان باتوں پر غور کریں اور اپنی زندگی میں ہر صحیح بات کو اپنی زندگی پر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔

گھر کا دروازہ تو اکثر بند رکھتا ہوں مگر
دل کا دروازہ کھلا رہتا ہے، دن ہو، رات ہو
میری خاموشی سے گھر میں ایک سنّاٹا سا ہے
تم تصوّر میں چلے آؤ کہ کوئی بات ہو
ماحصل میری پریشاں خاطری کا ہے یہی
بزم میں تم جیت جاؤ، اور میری مات ہو

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

تحریک جدید کے زندگی بخش مطالبات

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت ثانی نے جماعت ہی نہیں ساری دنیا کی بہتری و بھلائی کے لئے تحریک جدید کے نام سے ایک نہایت مفید مؤثر اور جامع منصوبہ پیش فرمایا۔ اس تحریک کے بنیادی مطالبات میں سے ہر ایک مطالبہ ایسا ہے کہ اگر اسے پوری طرح سمجھ کر اس پر عمل کیا جائے اور اسے اپنا مطمح نظر بنالیا جائے تو ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ حضرت صاحب نے ان مطالبات کو نہایت مؤثر رنگ میں مختلف پیرایوں میں جماعت کے سامنے پیش فرمایا۔ تاہم سادہ زندگی کے مطالبہ کی طرف بطور خاص متوجہ کیا اور اس کے متعلق بارہا تاکیدی ارشادات فرمائے اور امر واقعہ بھی یہی ہے کہ اگر اس ایک مطالبہ پر ہی کما حقہ عمل در آمد شروع کر دیا جائے تو انسان بخوبی حقوق العباد کی ادائیگی میں سرخرو اور حقوق اللہ کی ادائیگی سے رضاء الٰہی کے حصول کا انعام حاصل کر سکتا ہے تحریک جدید کے مطالبات میں مالی قربانی کا ایک مطالبہ بھی شامل ہے مگر تحریک جدید کی روح کے مطابق اس کے لئے ضروری تھا اور ہے کہ انسان اپنی زندگی کو سادہ بنا کر۔ غیر ضروری اخراجات سے مکمل اجتناب کرتے ہوئے بے جا نمود و نمائش اور سامان تعیش کو تیاگ کر جو رقم پس انداز کرے وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرے۔ گویا سادہ زندگی مالی قربانی اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے تزکیہ نفس کی بنیاد ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ ایک سادہ زندگی گزارنے والا سعادت مند ہی قربانی کا موقع پیش آنے پر بہتر نمونہ پیش کر سکتا ہے ہمارے وہ قابل رشک مربی جنہوں نے ابتدائی زمانے میں ہندوستان اور بیرون ہندوستان انتہائی نامساعد و مشکل حالات میں غیر معمولی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی وہ یقیناً سادہ زندگی گزارتے تھے کیونکہ میدان عمل میں پیش آنے والی مشکلات سے ایک سہل انگار بانکا' کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ سادہ زندگی کے متعلق حضرت صاحب کے خطبات و تقاریر اور مضامین پڑھ کر اور آپ کی اپنی سادہ زندگی کو دیکھتے ہوئے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ آپ سادہ زندگی کی تلقین و تحریک کے ذریعہ نسل انسانی کی مساوات کے قیام کی طرف قدم اٹھا رہے ہیں کیونکہ تکلف اور تعیش کی زندگی میں تو باہم طبقاتی فرق و امتیاز بڑھتا چلا جاتا ہے جبکہ سادگی میں ایسے تمام غیر طبعی اور غیر پسندیدہ فرق مٹ جاتے ہیں۔ یہ معاشرتی اصلاح بے شمار فوائد کی حامل ہے کیونکہ دنیا کی موجودہ کش مکش مادی اقدار اور فوائد کے پیچھے نہ ختم ہونے والی دوڑ اور اس کی وجہ سے جائز و ناجائز کے فرق کو نظر انداز کرنے سے موجودہ وحشت اور خوف کی فضا اور بے یقینی کا ماحول و کیفیت جنم لے رہی ہے۔ گویا سادہ زندگی بھائی چارے۔ اخوت۔ مساوات کی ایسی بنیاد ہے جس پر مثالی معاشرہ کی تعمیر ممکن ہے اور جس کے بغیر فارغ البالی۔ خوشحالی اطمینان و سکون کی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے میسر نہیں آ سکتے۔

سادہ زندگی گزارنے کے نتیجہ میں باہم پیار و محبت کی جو خوشگوار فضا پیدا ہوتی ہے وہ پر تکلف زندگی میں کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ پر تکلف اور پر تعیش زندگی نفسانیت و خود غرضی کے ایسے تنور میں دھکیل دے گی جہاں باہمی تعاون ہمدردی۔ خیر خواہی اور خندہ پیشانی کے نرم و نازک غنچے کھلنے کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔

سادہ زندگی بسر کرنے میں کفایت و بچت اور مالی فراخی کے فوائد کے ساتھ ساتھ وقت کی دولت کی بچت کا بہت بڑا فائدہ بھی حاصل ہو سکے گا کیونکہ سادہ انسان بے جا بناؤ سنگھار اور سج دھج میں اپنا وقت ضائع نہیں کرے گا اور اس طرح اپنا قیمتی وقت بچا کر اسے بہتر مصرف میں لاتے ہوئے اس شخص سے کہیں آگے نکل جائے گا جسے سادہ زندگی کی برکات و فوائد کا ابھی شعور حاصل نہیں ہوا۔

ہمارے ہاں یورپ کی نقالی اور مغرب سے مرعوبیت کا افسوسناک رجحان بھی عام ہے اس سلسلہ میں یہ بات بہت عجیب ہے کہ مغرب اپنی عیاشی۔ تکلف۔ روایت پرستی کی مشکلات اور نقصانات کو دیکھتے ہوئے اس سے تائب ہو رہا ہے۔ ڈھیلا ڈھیلا لباس۔ بغیر کریز کے پینٹ۔ کاسمیٹکس کے استعمال میں کمی وغیرہ ان کے ہاں عام ہو رہی ہے۔

حضرت امام جماعت ثانی جماعت کو جس قربانی کے لئے آمادہ و تیار دیکھنا چاہتے تھے اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ پہلے اس چیز کو سمجھے کہ وہ ہے کیا جب تک اس مقام کو وہ نہیں سمجھتی اس وقت تک اسے اپنے کاموں میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تحریک جدید تو ایک قطرہ ہے اس سمندر کا جو قربانیوں کا تمہارے سامنے آنے والا ہے۔ وہ شخص جو قطرہ سے ڈرتا ہے وہ سمندر میں کب کودے گا"

(الفضل 2 جولائی 36ء)

ہمیشہ کی زندگی کی طرف بلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"...... میں سمجھتا ہوں اگر ایک مرے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں یہ تحریک پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں خون دوڑنے لگتا اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا...... میں جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لیں اور جو وعدے انہوں نے کئے ہوئے ہیں انہیں پورا کریں اور سمجھ لیں کہ یہ ایک موت ہے جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے سینما نہیں دیکھا ہم مر گئے۔ تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ایک کھانا کھاتے ہیں ہم تو مر گئے۔ تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں ہمیں تو ہمیشہ سادہ رہنا پڑتا ہے ہم تو مر گئے۔ تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں ہمیں رات دن چندے دینے پڑتے ہیں ہم تو مر گئے۔ میں کہتا ہوں ابھی تم زندہ ہو۔ میں تو تم سے حقیقی موت کا مطالبہ کر رہا ہوں کیونکہ خدا یہ کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے تو پھر میں تمہیں زندہ کروں گا۔ پس یہ موت ہی ہے جس کا میں تم سے مطالبہ کر رہا ہوں اور یہ موت ہی جس کی طرف خدا اور اس کا (ے) تمہیں بلاتا ہے اور یاد رکھو کہ جب تم مر جاؤ گے تو اس کے بعد خدا تمہیں زندہ کرے گا پس تم مجھے یہ کہہ کر مت ڈراؤ کہ ان مطالبات پر عمل کرنا موت ہے۔ میں کہتا ہوں یہ موت کیا اس سے بڑھ کر تم پر موت آنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل احیاء تمہیں حاصل ہو۔ پس اگر یہ موت ہے تو خوشی کی موت ہے اگر یہ موت ہے تو رحمت کی موت ہے اور بہت ہی مبارک ہے وہ شخص جو موت کے اس دروازہ سے گزرتا ہے کیونکہ وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں ہمیشہ کے لئے زندہ کیا جائے گا"

(الفضل 22 اگست 39ء)

○○○

تحریک جدید مخالفت کی خوفناک آندھیوں میں شروع ہوئی تھی جب مخالفوں نے اس جماعت کو ختم کرنے کے منصوبوں کا برملا اظہار کرنا شروع کر دیا تھا اور مخالفت کے ظاہری اسباب و جتھہ کے لحاظ سے وہ جماعت کے مقابلہ میں بہت زیادہ طاقتور اور صاحب اثر و رسوخ تھے حضرت امام جماعت ثانی طوفانوں کی زد میں آئی ہوئی اور بغض و عداوت کی منجدھار میں پھنسی ہوئی اس چھوٹی سی کشتی کو خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے سہارے کس طرف اور کس طرح لے جا رہے تھے۔ انسانی عقل یقیناً اپنے عجز کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گی جب وہ یہ دیکھے گی کہ بالمقابل کوئی نعرہ نہیں ہے۔ کوئی تعلّی نہیں ہے کوئی دھمکی نہیں...... بلکہ چشم حیران اس نفس مطمئنہ کو اور زیادہ عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہوئے دیکھتی ہے۔

حضرت امام جماعت ثانی کے اس زمانہ کے ارشادات و تقاریر کا خلاصہ خود آپ کے اپنے الفاظ میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا مقصد فتح نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ کی فتح حاصل کرنا ہے اور یہ چیزیں حاصل نہیں ہوتیں جب تک انسان خدا کے لئے موت قبول کرنے کو تیار نہ ہو۔ موت اور صرف موت کے ذریعہ یہ فتح حاصل ہو سکتی ہے...... پھر موت بھی ایک وقت کی نہیں بلکہ وہ جو ہر منٹ اور ہر گھڑی آتی ہے۔

پس اپنے نفوس میں تبدیلی پیدا کرو۔ قلوب کو پاک کرو۔ زبان کو شائستہ اور اپنے آپ کو اس امر کا عادی بناؤ کہ خدا کے لئے دکھ اور تکلیفوں کو برداشت کر سکو تب تم خدا کا ہتھیار بن جاؤ گے اور پھر خدا ساری دنیا کو کھینچ کر تمہاری طرف لے آئے گا......"

ایک اچھی بات

دل گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جائیں تو شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر دل اللہ تعالیٰ کا عرش بن جاتا ہے۔

تحریک جدیدؓ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

تحریک جدید کی غرض بھی یہی ہے کہ وہ لوگ جو اس...... میں حصہ لیں خدا ان کے ہاتھ بن جائے۔ خدا ان کے پاؤں بن جائے۔ خدا ان کی آنکھیں بن جائے اور خدا ان کی زبان بن جائے اور وہ ان نوافل کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے ایسا اتصال پیدا کر لیں کہ ان کی مرضی خدا کی مرضی اور ان کی خواہشات خدا کی خواہشات ہو جائیں۔

(الفضل 27۔ جون 1941ء)

تحریک جدید کے بنیادی مقاصد میں سے ایک اہم مقصد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید...... سے میری غرض یہی ہے کہ ہم دنیا میں (دین حق کی) تعلیم قائم کریں (یہ) تعلیم اس وقت لٹی ہوئی ہے اور ہم یہ کہہ کر اپنے دل کو خوش کر لیتے ہیں کہ اس کا قیام حکومت سے تعلق رکھتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کے ساتھ تعلق رکھنے والی باتیں بہت تھوڑی ہیں اور ان کا دائرہ بہت ہی محدود ہے باقی زیادہ تر ایسی ہیں کہ ہم حکومت کے بغیر بھی ان کو رائج کر سکتے ہیں اور ان کا دائرہ بہت ہی محدود ہے۔ باقی زیادہ تر ایسی ہیں کہ ہم حکومت کے بغیر بھی ان کو رائج کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی توحید اور عرفان کی خواہش دل میں رکھنا اور اس کے لئے جدوجہد کرنا۔ صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنا اور پھر اس کو دنیا میں رائج کرنا۔ قرب الٰہی کے حصول کی کوشش کرنا۔ امانت۔ دیانت۔ راستبازی وغیرہ سینکڑوں باتیں ہیں جن کا حکومت سے کوئی واسطہ نہیں...... (دینی) تعلیم کو اپنے اندر اس طرح جاری کر لینا چاہئے کہ اگر دنیوی سکول توڑ بھی دیئے جائیں تو ہر احمدی اپنی جگہ پر پروفیسر اور فلاسفر ہو جو اپنے بچوں کو گھروں پر وہی تعلیم دے جو ہم نے سکولوں میں دینی ہے......"

(الفضل 24۔ اگست 1951ء)

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمارے سامنے ایسی تحریک پیش ہوئی۔ ہم اس میں حصہ لے کر ان عظیم مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماوے۔

○○○

ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری (سوسائٹی) کے اصول اور دستور ہوں۔ سلاطین ہوں۔ امراء ہوں ضرورتیں ہوں۔ غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعیدہ احسن

ہلکی پھلکی یادیں

مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ لکھتی ہیں۔

بخدمت شریف مکرم محترم سیفی صاحب (سلام)

خدا تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ تحریر خدمت ہے کہ ذیل کی تحریر کا ابتدائی حصہ اس وقت لکھا گیا تھا جبکہ آپ کی طرف سے پیاری خالہ جان کے بارے میں ابھی کوئی تحریر بھی الفضل میں شائع نہیں ہوئی تھی۔ مگر اس کے بعد بوجوہ لکھ نہ سکی۔ ہمت نہ پڑی اور پھر یہ بھی کہ آپ کیا کہیں گے۔ اپنی خالہ کے رخصت ہوتے ہی شکوے شروع کر دیئے ہیں۔ اور پھر بعد میں تو آپ کی طرف سے بھی مطلوبہ تحریرات آنی شروع ہو گئیں اور سب شکوہ ختم ہو گیا۔

اور اب جو کچھ بھی ارسال خدمت ہے یہ محض بقول خالہ جان آپ سے اپنے گھر کی باتیں ہیں۔ ساری دنیا کو سنانے کے لئے نہیں ہیں۔ یہ صرف آپ کے لئے ہیں۔ اور ہم سے جدا ہو جانے والی کا ذکر خیر ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ مجھے یاد آیا کہ جرمنی سے میری بہن کا خط آیا ہے آپ سے اور سب بچوں سے بہت بہت اظہار تعزیت کیا ہے۔ ہدیہ سلام کے ساتھ قبول کیجئے۔

بخدمت مکرم محترم سیفی صاحب (سلام)

تحریر خدمت ہے کہ جب سے ہماری پیاری خالہ جان اس دنیا سے جدا ہوئی ہیں روزانہ الفضل کو اس یقین سے دیکھتی ہوں کہ آج ضرور آپ کی طرف سے کچھ اس جدا ہونے والی زندگی بھر کی ساتھی کے بارے میں لکھا ہوا ملے گا۔ مگر آپ نے تو مکمل چپ سادھ رکھی ہے۔ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ عجب شان کا صبر ہے آپ کا۔ اللہ تعالیٰ تو آپ کو یقیناً اس کی جزا دے گا۔ مگر ہم کیا کریں۔ آناً فاناً جدا ہو گئی ہیں۔ ہم ان کی بیمار پرسی کر سکے نہ حال احوال پوچھ سکے۔ ساری عمر یہاں گزاری مگر آخری وقت کراچی میں مقدر تھا۔ اور پھر آخری دیدار بھی ٹھیک طرح نہ کر پائی کہ ہمت نہیں پڑتی تھی۔ یقین ہی نہیں آتا تھا۔ محترم! اگرچہ دو تین لوگوں نے ہماری خالہ جان کے اخلاق حمیدہ کو بیان کیا ہے۔ مگر کچھ آپ بھی تو بیان کریں کہ آپ کی تو بات ہی اور ہے۔ ہاں آپ کی وہ تحریر مجھے یاد ہے۔ جس میں آپ نے لکھا تھا کہ سکینہ پکاتی جائے اور سیفی کھاتا جائے۔ اس سے بھی گھر کے حسن معاشرت کا بہت کچھ پتہ چلتا ہے۔ مگر اس کے سوا بھی تو بہت کچھ ہے کہنے کو اور یقیناً آپ کہہ سکتے ہیں لکھ سکتے ہیں بہترین رنگ میں، مگر شائد ابھی ہمت نہیں پڑتی۔ کہ جانے والوں کے بارے میں کچھ لکھنا بہت مشکل کام ہے، بڑے دل گردے کا کام ہے۔ سب پیارے پیارے لوگ چلتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت سیدہ مہر آپا، سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ، خالہ نجم النسا (اہلیہ چوہدری فرزند علی)۔

اور اب ہماری خالہ سکینہ سیفی یہ سب نافع الناس، محبت بھرا دل رکھنے والی اور بے لوث خدمت کرنے والی خواتین تھیں۔ سب کے متعلق لکھنے کو جی کرتا ہے مگر ہمت نہیں پڑتی۔ اور اپنی خالہ جان کی تو یہ بات میرے کانوں میں گونجتی ہے کہ عند الملاقات فرمایا۔ سعیدہ تمہارے خالو جان کو تو حضرت صاحب نے جلسہ پر بلایا ہے۔ میں نے کہا آپ بھی تو جائیں گی نا۔ بتایا کہ نہیں صرف سیفی صاحب کو بلایا ہے۔ میں تو اپنے گھر کو نہیں چھوڑ سکتی۔ اپنے خزانے کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے۔ سیفی صاحب کی کتابیں، اخباریں ضروری کاغذات یہ سب ہمارا قیمتی خزانہ ہیں۔ بارش کے دنوں میں ان کا خاص خیال رکھنا ہوتا ہے۔ تو آپ کے لندن روانہ ہونے کے بعد مجھے یقین تھا کہ خالہ جان گھر پر ہی ہوں گی۔ کیونکہ انہوں نے یہ بھی بات کی تھی کہ بچوں میں کسی کو اپنے پاس بلا لوں گی۔ دن گزرتے گئے، شدید گرمی کی وجہ سے میں بھی گھر سے باہر نہ نکلی۔ ایک دن صبح کے وقت آپ کے پڑوس میں سے کلام الٰہی پڑھنے کے لئے آنے والے بچوں سے پوچھا کہ خالہ جان سکینہ خیریت سے ہیں نا، سیفی صاحب تو جلسہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ بچوں نے بتایا کہ نہیں خالہ جان تو کراچی ہیں اور وہاں پر ان کی طبیعت اچھی نہیں ہے۔ یہ سن کر فکر لاحق ہوا مگر ذہن قطعاً اس طرف مائل نہیں ہوا کہ یہ بیماری زندگی کی آخری بیماری ہے۔ جب آپ کی طرف سے الفضل میں صحت کے لئے دعا کا پڑھا تو پھر علم ہوا کہ علالت سنجیدہ نوعیت کی ہے۔ دعا کرتی رہی مگر خط اس وقت لکھا جبکہ ان کی زندگی کے آخری ایک دو روز باقی تھے اور خط ابھی راستہ میں ہی تھا۔ اگر خط وقت پر لکھا جاتا اور آپ کے علم میں آتا تو یقیناً آپ بہت خوش ہوتیں۔ مگر اب کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

خالہ جان سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جبکہ ربوہ آباد ہونا شروع ہوا تھا۔ اسٹیشن کے سامنے کچے کوارٹرز تھے ایک ہی محلہ اور ایک ہی گلی تھی۔ لجنہ کی تنظیم قائم ہوئی اور میں نے ان خواتین کو لجنہ کے مختلف فرائض ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ خالہ جان سکینہ کے علاوہ خالہ زینب، خالہ امینہ اہلیہ مولوی عبدالکریم صاحب خالہ فاطمہ اہلیہ مولوی محمد احمد صاحب جلیل اور والدہ محترمہ خدیجہ بیگم اہلیہ محمد احسن قریشی میری والدہ سیکرٹری مال تھیں کیونکہ قادیان بھی ان کی یہی ڈیوٹی تھی۔ میں تو اس وقت سکول کی طالبہ تھی ہمارے سب اجلاس وغیرہ وہاں ہوتے۔ محلہ کے اجلاس میں شاذ ہی جانا ہوتا۔ مگر ان سب محترمات کو بہت تندہی کے ساتھ ایک ساتھ گھروں سے نکلتے اور کام کرتے دیکھا ہوا ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک ایسا حسین اتفاق ہوا کہ ہم ایک ہی محلہ اور ایک ہی حلقہ لجنہ کے ساتھ وابستہ رہے سوائے چند ایک سالوں کے کہ ہم اپنے گھر دارالرحمت غربی احسن منزل میں شفٹ ہو گئے تھے۔ مگر ان دنوں میں بھی ہمارا ملنا ملانا رہتا تھا۔ اور اس ملاقات میں بے حد مسرت کی کیفیت ہوتی تھی۔ خالہ جان میری والدہ کو ہمیشہ ماسی جی کہہ کر پکارتی تھیں اور اس کے پیچھے یہ روح تھی کہ میری دو کزن بہنیں، عطیہ بیگم اور رضیہ بیگم، یکے بعد دیگرے اس حلقہ (دارالرحمت وسطی نمبر2) کی کئی سال تک صدر رہی تھیں، جبکہ خالہ سکینہ ان ایام میں بیرون پاکستان تھیں۔ اور میری والدہ ان دونوں بہنوں کی سگی ممانی تھیں۔ بس آہستہ آہستہ سارے حلقہ نے میری والدہ کو ماسی جی کہنا شروع کر دیا۔ لہٰذا خالہ سکینہ بھی اسی نسبت سے بڑی چاہت سے ماسی جی ہی کہتی تھیں۔ خالہ جان بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں اور سب سے بڑی بات تو یہ آپ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی تھیں۔ جب تک صحت نے اجازت دی لجنہ کے فرائض کو خوب نبھایا۔ گھریلو ذمہ داریاں بھی ساتھ ساتھ ادا کیں۔ اپنے سسر محترم کی آخری علالت میں ان کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔ عام ایام میں بھی ان کے ہر کام کو وقت پر کرنے کا خیال رکھتیں۔ بعض دفعہ ہمارے ہاں ہوتیں تو ایک دم اٹھ جاتیں کہ میں جلد گھر پہنچوں ابا جی کے کھانے کا وقت ہونے والا ہے۔ اپنے اخراجات کو اپنی آمد کے اندر رکھنے کا سلیقہ خوب جانتی تھیں۔ ربوہ میں بے شمار لوگوں سے جان پہچان ملنا ملانا، پیار و محبت کے تعلقات تھے اور اسی نسبت سے شادی بیاہ اور دیگر خوشی کی تقریبات میں شمولیت رہتی تھی۔ آپ اکثر فرمایا کرتیں سعیدہ احسن دیکھو ہم تو واقف زندگی ہیں۔ اس لئے میں تو اپنی توفیق کے مطابق سب کچھ کرتی ہوں۔ جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلاؤ بس اسی میں برکت ہوتی ہے۔ اور ان کی یہ بات اور یہ اصول سنہری تھا۔ اور سیفی صاحب! میرے ساتھ ان کا انس اور پیار نرالا سا تھا۔ ہماری کئی ملاقاتیں تو گلی میں آتے جاتے ہوا کرتی تھیں۔ اگر ہم مقابل سمت میں گلی میں داخل ہوتیں تو قریب آ کر سلام دعا، خیر و عافیت کا تبادلہ ہوتا پھر دونوں ایک دوسرے کو دعا کی درخواست اور ترغیب دلاتیں بھلا دعا کی کس کو ضرورت نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ میں بارہ ایک بجے کے درمیان سکول سے واپسی پر بیٹھک کے دروازے پر دستک دیتی، آپ فوراً آ جاتیں۔ میں کہتی بے وقت آئی ہوں آپ باورچی خانہ میں ہوں گی مگر مجھے گھر جا کر شام کو بھی آیا نہیں جاتا، کتنے دنوں سے علیک سلیک نہیں ہوئی تھی سوچا گزرتے ہوئے پل بھر کے لئے زیارت ہو جائے۔ آپ اکثر یہ کہتیں سعیدہ آپ کی تو اپنے گھر والی بات ہے جب مرضی آ جایا کرو مجھے تمہیں مل کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ ایسے ہی ایک موقعہ پر آپ جلدی سے فرج سے کوئی چیز نکال کر لے آئیں اور نہایت پیار بھرے انداز سے کہا کہ بھئی دیکھو اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا تو میں اتنی کم مقدار کی یہ چیز کبھی اس کے سامنے پیش نہ کرتی مگر آپ کی تو اپنے گھر والی بات ہے انکار بالکل نہیں کرنا اور میرے سامنے ٹھنڈے میٹھے، رس بھرے بڑے بڑے موٹے انگور رکھ دیئے۔

میں نے وہ خوش ذائقہ انگور لئے بہت ہی لطف آیا۔ واقعی وہ گنتی میں چند ایک ہی تھے مگر جس پیار بھرے انداز سے پیش کئے گئے، انگوروں بھری ٹوکری بھی اس کے آگے ماند تھی۔ پھر بالکل اسی طرح ایک موقعہ مٹھائی کا ڈبہ بھی یہ کہہ کر پیش کر دیا کہ یہ آخری ٹکڑا تمہارا حصہ ہے۔ اور کہا کہ خدا تعالیٰ کی عجیب ذرہ نوازی ہے۔ مہمان بھی بھجواتا ہے اور ساتھ ہی مہمان نوازی کے سامان بھی مہیا کرتا رہتا ہے۔ ایک مرتبہ میں خالہ جان کے پاس باورچی خانہ میں ہی بیٹھ گئی۔ آپ سبزی بنا رہی تھیں کہنے لگیں چلیں اندر بیٹھتے ہیں میں نے کہا نہیں یہاں بیٹھنے کا زیادہ مزہ ہے آپ گوبھی کو بڑے قرینے کے ساتھ گندل چھیل چھیل کر کاٹ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ خالہ جان میرے آپا جی (والدہ محترمہ) بھی بالکل اسی انداز سے گوبھی کاٹا کرتی تھیں کہنے لگیں اس طرح بنانے سے گوبھی مکھن کی طرح ہو جاتی ہے۔ اور بہت لذیذ ہوتی ہے۔ اسی دوران میں میں نے آپ کے نام کا ایک لفافہ خالہ جان کو پکڑا دیا۔ آپ فوراً اٹھ کر اندر گئیں اور آپ کی میز پر رکھ کر آئیں۔ آپ کے کام کرنے میں خالہ جان میں تساہل بالکل نہ تھا۔ ورنہ اگر ہمارے جیسی کوئی خاتون ہوتی تو پاس ہی رکھ دیتی کہ بعد میں سنبھال لوں گی۔ پھر کہنے لگیں کہ دیکھو ابھی برتن بھی دھونے والے ہیں مگر میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ آپ کے خالو جان کے آنے سے پہلے کھانا تیار ہو۔ ابھی بس ساتھ ساتھ برتن بھی دھو لوں گی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ سیفی صاحب نے مجھے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا اور یہ کیوں کیا ہے بلکہ ہمیشہ ہی کہتے ہیں کہ زیادہ تھکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ خالہ جان آپ صفائی اور برتن دھونے کے لئے کوئی خادمہ رکھ لیں۔ اکیلے سب کام کرنا اب بہت مشکل ہے۔ کہنے لگیں سعیدہ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ مگر اول تو یہ وقت پر آتی نہیں۔ پھر ناغے بہت کرتی ہیں۔ ان کی نگرانی کرنا بھی بہت مشکل ہے اور پھر کام بھی تسلی بخش نہیں ہوتا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر کام خود کرنے کو ترجیح دیتی ہوں۔ ایک دن خالہ جان اپنے کپڑے دھو رہی تھیں بہت احتیاط اور قرینے سے صابن کے ساتھ، فوراً ہاتھ دھو کر میرے پاس چارپائی پر بیٹھ گئیں۔ حال احوال کے بعد کہنے لگیں سیفی صاحب کے کپڑے تو دھوبی سے دھلواتی ہوں۔ اس طرف سے مجھے بے فکری ہے۔ اپنے بس خود دھو لیتی ہوں۔ جو تسلی خود دھونے سے ہوتی ہے وہ دوسرے سے نہیں ہوتی۔ میں نے کہا کہ میری بھی بالکل یہی کیفیت ہے۔ یہی دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہ کرے۔ کہنے لگیں آمین۔ بس یہی دعا مانگنی چاہئے۔

میرے بہنوئی عبدالرشید درویش کئی سال بیمار رہے، پاکستان میں بھی اور پھر جرمنی جا کر بھی۔ اور آخر کار اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس عرصہ میں میں خالہ جان کو دعا کے لئے عرض کرتی رہتی۔ آپ بہت ہمدردی کا اظہار کرتیں اور کئی

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

صبیحہ حسن

اچھی مائیں

(محترمہ امتہ اللہ حسن صاحبہ)

25اگست1996ء کو صبح 9 بجے اچانک ہی امی ہمیں چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور پیش ہوگئیں۔ ایک لمحہ پہلے میں انہی سے ان کا حال پوچھ رہی تھی اور انہوں نے (سب تعریفیں اللہ کے لئے) کہا تھا۔ بظاہر وہ بالکل ٹھیک تھیں۔ دوسرے ہی لمحہ وہ خاموشی سے ابدی نیند سو گئیں۔ نہ کوئی آواز دی نہ کوئی تکلیف ہوئی انتہائی آرام سے پر سکون انداز میں آہستگی سے آنکھیں بند کر کے ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہوگئیں۔

امی کی اپنے مولا سے ہمیشہ ہی یہ دعا ہوتی کہ "میرے مولا مجھے عزت کی زندگی اور عزت کی موت عطا فرمانا مجھے چلتے پھرتے ہی لے جانا اور انجام بخیر کرنا"۔ یہ دعا اس کثرت سے ہوتی کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے انکے لبوں سے یہی الفاظ نکلتے۔ کتنی خوش قسمت تھیں میری امی کہ اللہ تعالیٰ نے انکی یہ دعا قبول فرمائی اور انکا انجام قابل رشک اور انتہائی خوبصورت کیا کہ جو بھی سنتا یہی کہتا کہ اے خدا میرا انجام بھی ایسا ہی ہو۔

محترمہ خالہ بشریٰ (سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ) نے جب امی کی وفات کی خبر سنی تو اسی وقت گھر تشریف لائیں اور تمام حالات سن کر اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور انتہائی عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ میرا انجام بھی ایسا ہی خوبصورت کیجئو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا بھی قبول فرمائی اور چند ماہ بعد وہ بھی خاموشی سے اپنے مولا کے حضور پیش ہوگئیں۔ ہم راضی ہی اسی کی رضا پر۔

امی کا نام امتہ اللہ تھا لیکن سب پیار سے امتی کہتے تھے۔ امی کی پیدائش 9 اپریل 1925ء کو برما میں ہوئی جہاں ان کے والد بحیثیت اوورسیئر مقیم تھے۔ امی کو اپنے بچپن کی باتیں یاد تھیں جو کبھی کبھار ہمیں سناتی تھیں۔ امی کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام زینب بی بی تھا۔ انکے والد اس وقت احمدی ہوئے جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کانگڑہ کے زلزلہ کی خبر دی تھی اور والدہ پیدائشی احمدی تھیں۔ انکا اپنا گھر سیالکوٹ میں تھا امی اپنے سات بہن بھائیوں میں چوتھے نمبر پر تھیں۔ ابھی امی کی عمر چھ برس کی تھی کہ ان کے والد صاحب کا اچانک انتقال ہو گیا۔ سب سے چھوٹی بہن والد کی وفات کے تین ماہ بعد پیدا ہوئیں۔ امی کے بہن بھائیوں نے یتیمی میں وقت گذارا لیکن بقول امی ان کی والدہ نے انتہائی صبر' استقامت اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنی اولاد کی پرورش اعلیٰ درجہ پر کی۔

امی نے ابتدائی تعلیم احمدیہ سکول سیالکوٹ سے حاصل کی۔ میٹرک کے بعد انکی شادی اپنے چچازاد مظفر حسن (جو طالب علمی میں اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہوئے) سے ہو گئی اور وہ بیاہ کر دہلی چلی گئیں۔ شادی کے فوراً بعد پاکستان کا قیام ہوا اور امی ابا بمشکل ہندوؤں سے بچتے بچاتے سرکاری مدد سے کراچی آگئے جہاں میرے والد کا دفتر نیول ہیڈ کوارٹر منتقل ہوا تھا۔

میرے والد چونکہ اکیلے ہی اپنے خاندان میں احمدی ہیں اس لئے ہمیں احمدیت کی ابتدائی تعلیم سے آراستہ کرنے اور ہماری تربیت مذہبی ماحول میں کرنے کے لئے ددھیال کا بڑا گھر چھوڑ کر ربوہ میں چھوٹے سے گھر میں امی ہمیں لے کر رہیں۔

امی نے سسرال میں مذہبی مخالفت کا بھی ہمت سے مقابلہ کیا اور ہمیں اختلافی سوالوں کے جوابات کے لئے ہمیشہ تیار رکھا۔

امی بہت خوش مزاج اور ملنسار تھیں۔ ہر کسی سے محبت اور پیار کا سلوک رکھا۔ جو ایک دفعہ امی کی صحبت میں بیٹھتا ہمیشہ یاد کرتا اور ان کی صحبت سے لطف اندوز ہوتا۔ بہت دعاگو اور نیک طبیعت تھیں۔ ہر وقت لبوں پر دعائیں اور درود رہتا۔ یا پھر حضرت بانی سلسلہ اور حضرت امام جماعت الثانی کے دعائیہ اشعار پڑھتیں۔ کام کاج کرتے کھانا پکاتے' کپڑے سیتے نسبتاً اونچی آواز میں دعائیں پڑھتیں اور اشعار گنگناتی تھیں۔ میں نے بچپن سے ہی انہیں دعاؤں میں مگن دیکھا تھا۔

ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت تھی۔ کبھی اپنے کام کے لئے کسی سے نہ کہا تھا۔ آخری وقت تک گھر کا سارا کام خود کرتی رہیں۔ اکہتر (71) سال کی عمر کے باوجود کبھی کام سے نہ تھکتیں۔ قوت ارادی سے اور اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے ہر کام پورا کیا۔ بچوں کی شادیاں کیں اور ہر فرض احسن طریق سے نبھایا۔

امی انتہائی سلیقہ مند اور کفایت شعار تھیں۔ ہر چیز کو قرینے اور سلیقے سے رکھنا اور سنبھال کر استعمال کرنا ان کی عادت تھی۔ کبھی چیز کو ضائع نہیں کیا بلکہ ہمیں تلقین کرتیں کہ چیزیں ضائع نہ کیا کرو ہمیں ان کا حساب دینا ہے۔ کھانا دیگچی سے ڈونگے میں نکالتیں تو لقمہ سے دیگچی صاف ضرور کرتیں اور ہمیں بھی اس کی تلقین کرتیں۔

پرانے یا چھوٹے کپڑے ادھیڑ کر کسی نہ کسی جگہ استعمال کے قابل بنا لیتیں۔ ہم نے امی کو کپڑے بھی خود ہی سیتے دیکھا اور انہیں دیکھ کر خود بھی اس کی عادت اپنالی۔

خدا تعالیٰ نے آسائشیں بھی عطا کی تھیں جنکا ہر وقت شکر ادا کرتیں۔ جب کوئی چیز خریدتیں یا حاصل کرتیں تو بے حساب شکر ادا کرتیں اور کہتیں کہ اے اللہ یہ سب تیرا فضل اور احسان ہے میں تو اس قابل نہیں تھی جتنا تو نے مجھے دیا۔ آسائش کے باوجود گھر کا زیادہ کام خود کرتیں صرف اوپر کے کام کے لئے ملازمہ رکھی اور ہمیں بھی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی تلقین کرتیں۔

خاوند کا بے مثال پیار اور محبت خدا کے فضل سے میسر تھا اس کے لئے ہر وقت خدا کا شکر ادا کرتیں۔ ہم بہنوں کے رشتوں کے سلسلہ میں صرف ایک خواہش کرتیں کہ اے اللہ مجھے داماد بھی میرے خاوند جیسے دینا۔

بہت قناعت پسند اور خوددار تھیں خدا تعالیٰ نے جس حال میں بھی رکھا اس پر شاکر رہیں بلکہ اسے بھی اپنے لئے زیادہ جانتی رہیں۔ تنگی اور پریشانی میں کبھی بھی کسی سے مالی مدد لینا پسند نہ کرتیں جتنا پاس ہوتا اسی پر قناعت کرتیں۔ ہمیشہ ہمیں یاد دلاتیں کہ اپنوں سے اوپر نہیں بلکہ نیچے دیکھنا چاہئے۔

مہمان نواز اور غریب پرور تھیں۔ جو بھی گھر آتا کھانے کے بغیر نہ جاتا۔ خاص طور پر غریبوں کا بہت خیال کرتیں ان کی ضرورت ہر ممکن پورا کرتیں اور اکثر انہیں قرض حسنہ بھی دیتیں۔ وفات کے بعد بھی لوگ ان کا قرض واپس کرنے آئے جنکا ہمیں علم نہ تھا۔

بہت عمدہ اور لذیذ کھانا بنانے کا سلیقہ رکھتی تھیں۔ ان کے سادہ سے سادہ کھانے میں بھی لذت ہوتی۔ اکثر میرے بڑے خالو عطاء اللہ کھوکھر' جو عمدہ کھانے کے شوقین تھے امی سے کسی نہ کسی چیز کی فرمائش کرتے اور امی بہت شوق سے ان کے لئے کھانا بناتیں۔ ہمارے ہاں مہینہ میں ایک دو دعوتیں باری باری گھروں میں ضرور ہوتیں اور امی کے ہاتھ کے کھانوں کی خاطر رشتہ دار ضرور ہمارے گھر اکٹھے ہوتے۔

امی کا حافظہ کمال کا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ایک فرد خاندان کی تاریخ پیدائش ازبر تھی۔ کسی کو بھی کوئی تاریخ کا حوالہ لینا ہوتا تو امی سے رابطہ کرتا۔ امی کی معلومات بہت وسیع تھیں خاص طور پر تاریخ اور جغرافیہ سے بہت لگاؤ تھا۔ تاریخ اسلام' تاریخ ہندوستان' انگلستان' سپین اور ہر طرح کے تاریخی واقعات زبانی یاد تھے اور ہمیں بہت شوق سے سناتی تھیں۔ مسلمانوں کے کارنامے ہمیں اکثر سناتیں اور کہتیں کہ دنیا کی تمام تر سائنسی ترقی اور حساب دانی کے موجد مسلمان ہی تھے۔

جغرافیہ کا بہت وسیع علم تھا۔ دنیا کے نقشہ میں ہر جگہ کا حدود اربعہ انہیں پتہ تھا وہاں کے تاریخی' جغرفیائی اور سیاسی حالات کا بخوبی علم تھا۔

مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ سلسلہ کی کتب رسائل اور اخبار کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتیں اور ہمیں بھی سناتیں۔ معلوماتی مضامین اور واقعات بہت شوق سے پڑھتیں خاص طور پر قدرت کی صناعی اور اس کے متعلق علم کا بغور مطالعہ کرتیں خط و کتابت بہت باقاعدگی سے کرتیں۔ ہر رشتہ دار اور دوست احباب سے خط کے ذریعہ رابطہ تھا۔ بہت خوشخط تھیں۔

کلام الٰہی کی تلاوت اونچی آواز میں کرتیں اور ہمیشہ معنی کے ساتھ پڑھتیں۔ (۔) کبیر کا مطالعہ ان کی عادت تھی۔ بہت دعاگو تھیں۔ آخر شب کی عبادت میں رو رو کر دعائیں کرتیں آخری عمر میں تو اس عبادت میں اس قدر بے قراری ہوتی کہ دوسرے کمرے میں میں اللہ سے دعا کرتی کہ اے میرے مالک اتنی تڑپ اور گریہ و زاری سے تیرے حضور دعائیں کر رہی ہیں تو ان کی دعائیں قبول فرما۔

پندرہ سال سے امی کو ذیابیطس کا عارضہ تھا اور انجائنا کی بھی تکلیف تھی گو کہ زیادہ نہیں تھی پھر بھی ڈاکٹر نے روزے رکھنے سے منع کر دیا تھا۔ اس بات کا سخت قلق تھا اور ابا جان کو اور ہمیں روزے رکھتے دیکھتیں تو رشک کرتیں اور دعائیں کرتیں۔ روزہ رکھ تو نہ سکتیں لیکن سحری کے وقت اٹھتیں اور باقاعدہ میرے ساتھ سحری کی تیاری کرتیں۔ افطاری خود اپنے ہاتھ سے بناتیں اور مجھے نہ بنانے دیتیں اور کہتیں مجھے کچھ تو ثواب لینے دو۔ بابرکت ماہ کے آغاز ہی میں اپنا فدیہ ادا کر دیتیں۔

چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتیں اور وقت سے پہلے ہی دے دیتیں۔ موصیہ تھیں اور بفضل خدا وفات سے کئی سال قبل اپنی جائیداد کا حصہ ادا کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا تھا اور مطمئن تھیں کہ اب میری وفات پر کسی کو کوئی تکلیف یا پریشانی نہیں ہوگی۔ بفضل خدا وفات کے بعد باحسن تمام کام ہو گئے۔ تمام عمر امامت سے غیر معمولی تعلق رہا اور جماعتی کاموں میں حصہ لیتی رہیں شادی سے قبل اپنی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ (جو سیالکوٹ شہر کی لجنہ کی سیکرٹری کے عہدہ پر رہیں) کے ساتھ جماعتی کاموں میں حصہ لیتی رہیں اور شادی کے بعد پہلے کراچی میں حلقہ کی جنرل سیکرٹری کے طور پر کئی سال کام کیا اور پھر ربوہ اور لاہور میں سیکرٹری وصیت کی حیثیت سے لمبا عرصہ کام کیا۔

اپنے وطن سے بے حد محبت تھی۔ ہمیں اکثر بتایا کرتیں کہ کس طرح اور کن قربانیوں کے بعد ہم نے پاکستان حاصل کیا۔ اپنے خالہ زاد بھائی میجر مسعود شاہد کو اکثر یاد کرتیں جنہوں نے قیام پاکستان کے وقت راہ مولا میں جان قربان کر دی تھی۔

پاکستان کے حالات اور یہاں ہونے والی برائیوں کو دیکھ کر سخت کڑھتیں اور دعا کرتیں کہ یا اللہ ہمارے ملک کے لوگوں کو نیک ہدایت دے۔

امی کو سیر و سیاحت کا بہت شوق تھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ابا جان کے ساتھ دنیا کے اکثر مقامات کی سیر کی تھی۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کے نظارے دیکھ کر بے حد خوش ہوتیں اور اس کی حمد کرتیں زیادہ تر قدرتی مناظر دیکھنے کا شوق رکھتیں۔ جہاں جاتیں وہاں کی تاریخ' جغرافیہ اور سیاسی حالات کا بغور مطالعہ کرتیں اور قدرتی حسن سے متاثر ہو کر تصاویر اتارنے کے لئے ابا جان کو کہتیں۔ پھولوں' تتلیوں پرندوں اور مچھلیوں سے بہت پیار تھا۔ ان میں قدرت کی صناعی کو گہری نظر سے دیکھتیں اور پاک ہے تو اللہ کہتیں اور کلام الٰہی کی تلاوت کرتیں۔ سمندر کی گہرائیوں اور پہاڑ کے اندر چھپے خزانوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتیں اور ان کی تصاویر اور فلمیں دیکھنا پسند کرتیں۔ اسی شوق کے لئے چالیس پچاس سال سے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر31362 میں عبدالروف خان ولد رانا عبدالغفار خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالروف خان مکان نمبر2 گلی نمبر1 گرین ٹاؤن گودھا شہر گواہ شد نمبر1 رانا عبدالغفار خان والد موصی گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد دین انور وصیت نمبر5464۔

مسل نمبر31363 میں عبدالماجد خان ولد عبدالخالق قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ حال میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان مشتمل برتین کمرے زمین اپنی نہیں ملبہ مالیتی۔/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4475 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالماجد خان میرا بھڑکا C/O ماسٹر عبدالرزاق MC آفس میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر1 عبدالرزاق وصیت نمبر 20090 گواہ شد نمبر2 رفیق احمد وصیت نمبر 27463۔

مسل نمبر31364 میں امتہ الباسط زوجہ ڈاکٹر محمد اکبر اقبال قوم آرائیں پیشہ ٹیچر عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادر ہومیو اینڈ ڈینٹل کلینک کنری سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/22500 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2744 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الباسط C/O قادر ہومیو اینڈ ڈینٹل کلینک کنری ضلع عمرکوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 عبدالمجید وصیت نمبر 18120 گواہ شد نمبر2 عبدالمجید زاہد کنری۔

مسل نمبر31365

I-Mrs.Ening Ningsih W/O Abidin

پیشہ خانہ داری عمر53 سال بیعت 22/10/71 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-12-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ فرنیچر مالیتی۔/200000 روپے۔2۔ ٹیلی ویژن سیٹ بلیک اینڈ وائٹ نیشنل مالیتی۔/100000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/25000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Ening Ningsih انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Abidin خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 Atuin Zaetun انڈونیشیا۔

مسل نمبر31377

I Asep Djoeberie S/O Udin Sayudin

پیشہ کسان عمر 79 سال بیعت 1938ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-2-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان مع زمین واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/20000000 روپے۔ اور دھان کا کھیت برقبہ 5000 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/10000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/600000 روپے ششماہی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Asep Djoeberie جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Mulyana جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 H.Mohammad Affandi جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر31378

I Warga Udin s/o Watma

پیشہ پنشنر عمر73 سال بیعت 1946ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-2-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان مع زمین واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/15000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/278200 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Warga Udin جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Cecep Sobariman پسر موصی گواہ شد نمبر2 H. Mohammad Affandi جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر31379

I- Nana Sumarna s/o Ecen

پیشہ پنشنر عمر 53 سال بیعت 1968-5-3 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-5-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 135 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/30000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/225200 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Nana Sumarna جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ukun Racchmat Maskwan ساکن جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Dudi Awaludin پسر موصی۔

بقیہ صفحہ 4

مرتبہ خود پوچھنے آتیں کہ جرمنی سے عبدالرشید کی خیریت کی خبر آئی ہے۔ آپ دوسروں کے دکھ درد میں برابر کی شریک ہوتیں اور اسے اپنا دکھ محسوس کرتیں۔ اسی حسن سلوک اور مروت کا نتیجہ ہے کہ امسال مارچ میں میری بہن اختر جرمنی سے آئی تو مجھے کہا کہ آپا وقت ایسے ہی گزر جاتا ہے آپ یاد رکھیں کہ خالہ جان سکینہ اور سیفی صاحب سے ضرور ملاقات کرنی ہے۔ اور میں جرمنی سے ہی یہ نیت کر کے آتی ہوں۔ پھر کہنے لگی کہ ظفری (ظفر اقبال سیفی) ہمارے بھائی محمد اسلم قریشی کا ہمعصر اور دوست تھا۔ بہت شریف لڑکا، ہمارے گھر پاس پاس تھے۔ بچپن میں جنہیں دیکھا ہوتا ہے بڑے ہو کر بھی وہ یاد آتے ہیں اور ملنے کو دل کرتا ہے اور یہ کہ سیفی صاحب تو ہمارے بزرگ ہیں میں نے ان سے پردہ نہیں کرنا آپ مجھے کچھ نہ کہیں، میرا جی چاہتا ہے ان کے پاس بیٹھ کر باتیں کروں۔ چنانچہ ہم دونوں بہنیں آپ کے ہاں آئیں۔ خالہ جان اختر کے گلے ملیں پیار کیا بہت خوش ہوئیں۔ پھر اختر نے آپ سے ملنے کا اظہار کیا تو آپ کے پاس لے آئیں۔ آپ بھی جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے اور میری بہن کی خوشی پوری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ بس انسان حسن سلوک کا ہی بھوکا ہوتا ہے۔

ہمارے بھائی اسلم کا ایک اور دوست تھا بھولا بھالا سا لڑکا نام مجھے یاد نہیں وہ غالباً مولوی محمد یعقوب صاحب کا بیٹا تھا (جو زودنویس تھے) اس سے وابستہ بچپن کا ایک واقعہ مجھے یاد ہے۔ خدا کرے وہ حیات ہو مجھے تو اس کے بارے میں کچھ علم نہیں مگر اسلم نے ہی مجھے بڑی خوشی سے بتایا کہ آپا میرے دوست نے ایک شعر بنایا ہے اور وہ اسے اس طرح پڑھتا ہے (اور ساتھ ہی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا) "شعر: ہے پرائی بہت مشکل "مانیت کرومانیت کرو۔ یعنی "ہے پڑھائی بہت مشکل محنت کرو" محنت کرو ہمیں نے کہا کہ شعر تو بہت عمدہ ہے تم تلفظ درست کروادو۔ کہنے لگا وہ مانتا ہی نہیں اور یہی کہتا ہے کہ جس طرح میں پڑھتا ہوں تم بھی اسی طرح پڑھو۔ بس یہ بچپن کی یادیں ہیں۔ انہی ایام میں اسلم نے بھی چند ایک شعر کہے اور چپکے سے نوائے وقت لاہور کو بچوں کے صفحہ کے لئے بھجوادیئے۔ ہمیں اس وقت علم ہوا جب وہ اخبار ہاتھ میں لئے ہنستا ہوا میرے پاس آیا کہ آپا دیکھو یہ کیا ہے۔ جب میں نے پڑھا تو پہلے دن کے چاند کے بارے میں چند اشعار تھے۔ اب ان میں سے سوائے آخری مصرعہ کے کچھ بھی تو یاد نہیں اور یہ تھا

انور، شمسی، قمری دوڑو، دیکھو دیکھو چاند نکلا

مکرم سیفی صاحب! ہماری گلی کے کئی ایک لوگ مرد و خواتین میں سے کچھ تو اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں اور کچھ وطن سے بے وطن ہو گئے ہیں۔ سبھی بہت یاد آتے ہیں۔ ہر ایک کا اپنا ایک مقام اور جگہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی بے حساب رحمتیں نازل ہوں۔ اور بے وطن ہونے والوں کے لئے واپسی کی گھڑی مقدر ہو کیونکہ اس دنیا میں اپنا وطن، اپنا شہر، اپنا محلہ اور اپنی گلی میں اپنا ایک گھر ہونا نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔

ہماری خالہ جان بے حد صابر شاکر خاتون تھیں۔ جن دنوں آپ چنیوٹ میں قید میں تھے انہی دنوں کی بات ہے کہ میں عائشہ دینیات اکیڈمی کے فرائض سے فارغ ہو کر واپس آرہی تھی کہ ریلوے لائن کراس کرتے ہوئے میری خالہ جان سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا آپ اس وقت کہاں جا رہی ہیں بتایا کہ چنیوٹ تمہارے خالو جان کو ملنے بس دعا کرنا کہ جلد رہائی ہو جائے۔ اور آپ بالکل پر سکون تھیں کوئی گھبراہٹ یا ہائے وائے کی کیفیت نہ تھی۔ خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان تھا۔ آپ بہت باہمت خاتون تھیں، بعض دفعہ طبیعت اچھی نہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی مگر پھر بھی اجلاس میں آکر ضرور شامل ہو جاتیں۔ آپ نے ایک دو سال قبل ہی صدارت کے فرائض چھوڑے تھے۔ مگر حتی المقدور اجلاس میں حاضر ہوتی رہیں۔ اجلاس میں حاضری کی تعداد زیادہ دیکھ کر بہت خوش ہوتیں اور اپنے حلقہ کی ترقی کی دعا کرتیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ بہت یاد آتی ہیں۔ خالہ جان۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

Geographical Magazine لگوایا ہوا تھا اور بہت شوق سے اس کا مطالعہ کرتیں اور ہمیں بھی معلومات دیتیں۔ قدرتی نظاروں سے بے حد مرغوب ہوتیں۔ گھر میں پھولوں اور پھلوں کے درخت لگوائے ہوئے تھے جن کی خود دیکھ بھال کرتیں۔ جو پھل اور سبزی اترتی پہلے ہمسائیوں رشتہ داروں اور ملازمین میں تقسیم کرتیں۔

اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی ہر ممکن کوشش کی۔ اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں سے ٹوٹ کر پیار کیا۔ میں چونکہ والدین کے ساتھ ہی رہی اس لئے میرے بیٹے اسامہ کو تو پالا ہی انہوں نے تھا۔ اور بھرپور پیار دیا۔ اسے بھی چونکہ سب سے زیادہ موقع ملانانی کے ساتھ رہنے کا اس لئے پیار بھی ملا اور دعائیں بھی حاصل کیں۔

میں چونکہ ملازمت کرتی تھی اور جماعتی ذمہ داریاں بھی تھیں اس لئے گھر کی پوری ذمہ داری امی نے ہی سنبھالی ہوئی تھی۔ امی کے جانے کے بعد مجھ پر گھر کی ذمہ داری بھی آگئی تو مجھے محسوس ہوا کہ امی کی وجہ سے میری زندگی کتنی سہل تھی۔

وفات سے چھ ماہ قبل گرنے کی وجہ سے امی کے گھٹنے کی ہڈی فریکچر ہوگئی علاج کے لئے پلستر لگا دیا گیا جس سے چلنا پھرنا بالکل ختم ہوگیا۔ یہ مرحلہ امی کے لئے بہت مشکل تھا کیونکہ امی کو آرام سے بیٹھنے کی عادت نہیں تھی۔ بہت شرم محسوس کرتیں جب ہم انہیں بیڈ پین دیتے یا نہانے میں مدد کرتے۔ ہمارے ہر کام پر ڈھیروں دعائیں دیتیں اور چھوٹے چھوٹے کام پر اللہ جزا دے کہتیں۔ اکثر اوقات مجھے شرم محسوس ہوتی کہ امی بار بار شکریہ ادا کرتی ہیں۔

شوگر کی وجہ سے امی کے گھٹنے کا اپریشن نہیں ہو سکتا تھا اور اس کے بغیر ہڈی جڑنا مشکل تھی لیکن امی کی قوت ارادی سے ہڈی پانچ ہفتوں میں ٹھیک جڑ گئی اور امی نے چلنا پھرنا شروع کر دیا۔ اس پر ڈاکٹر بھی حیران تھے اور اسے معجزہ کہتے۔ سب بہت خوش تھے۔ پوری بیماری میں امی اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتی رہیں کہ اے میرے مولا مجھے معذوری سے بچانا۔ خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور امی پھر سے چلنے لگیں۔ لیکن ابھی چند دن ہی گذرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔

یہ علم ہونے کے باوجود کہ ہم سب نے ایک نہ ایک دن اس دنیا سے جانا ہے لیکن والدین کے بارے میں کبھی سوچا نہیں ہوتا کہ یہ ہمیں چھوڑ جائیں گے۔ والدین کی دعائیں اور وجود کی برکتیں بچوں کی زندگی کے ہر حصہ میں سہارا ہوتی ہیں۔ ان سہاروں سے ایک روز محروم ہو جاتے ہیں لیکن ان کی دعائیں ہمیشہ ساتھ رہتی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امی کے درجات بلند فرمائے۔ بے انتہاء مغفرت کا سلوک فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں اور والد صاحب کو محض اپنے فضل سے ان کی کمی برداشت کرنے اور صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 15- نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس
2-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب خان "فرسٹ ایڈ"
2-30 خطبہ از حضرت صاحب-
3-45 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 یو-ایس-اے پروڈکشن مجلس سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ-(24-10-94) حصہ اول-
8-00 اردو کلاس-
9-00 کمپیوٹرز ہر ایک لئے-حصہ 33-
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
12-00 سرائیکی پروگرام-
1-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب-"فرسٹ ایڈ"
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-سیرت-
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب
10-00 عربی پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-ناصرات-تقریری مقابلہ پاکستان گولڈن جوبلی کے موقعہ پر-

اتوار 16-نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 مجلس سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- جرمنوں کے ساتھ- (19-8-97) جرمنی- حصہ دوئم-
3-30 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-ناصرات کا تقریری مقابلہ پاکستان گولڈن جوبلی کے موقعہ پر-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ڈیسک-ٹیک ٹاک-نمبر 10-
7-30 سیرت حصہ سوئم-
8-00 اردو کلاس-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-ناصرات کا تقریری مقابلہ پاکستان گولڈن جوبلی کے موقعہ پر-
12-00 خطبہ از حضرت صاحب 97-11-14
1-00 مجلس سوال و جواب- جرمن احباب کی حضرت صاحب کے ساتھ- (19-8-97)-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 اراؤنڈ دی گلوب- نمائش از نصرت جہاں اکیڈمی-
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 البانین پروگرام-دین حق سے تعارف (حصہ 10)-
11-05 تلاوت-حدیث-
11-35 چلڈرنز کارنر-کوئز- تحریک پاکستان حصہ سوم-

سوموار-17-نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 کوئز-کلام الٰہی کے متعلق-
2-30 درس کلام الٰہی (نمبر22)(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-بیت الفضل لندن-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- تحریک پاکستان- حصہ سوم-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- نمائش از نصرت جہاں اکیڈمی-
8-00 اردو کلاس-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- تحریک پاکستان (حصہ 3)-
12-00 درس کلام الٰہی-نمبر22)(1996ء) از حضرت صاحب بیت الفضل لندن-
1-00 کوئز-کلام الٰہی کے متعلق-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 سپورٹس کبڈی میچ طاہر بلاک-بمقابلہ رحمت بلاک-
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 نارویجین زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ہومیو پیتھی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 ترکی پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- نومبر-1997ء
درجہ حرارت، کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے توہین عدالت کیس میں 17- نومبر کو سپریم کورٹ کے فل بنچ کے سامنے پیش ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے توہین عدالت کیس کی سماعت کے لئے 5 رکنی بنچ تشکیل دے دیا ہے۔ چیف جسٹس کی سربراہی میں قائم کئے جانے والے بنچ میں جسٹس محمد بشیر جہانگیری۔ جسٹس مامون قاضی۔ جسٹس چوہدری محمد عارف اور جسٹس منیراے شیخ شامل ہیں۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت عدلیہ کا احترام کرتی ہے۔ ہم اسلام کے سچے پیرو کار ہیں۔ اپنے فیصلے کو جمہوری اور آئینی تناظر میں دیکھتے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں حضرت علیؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی قاضی کے سامنے پیش ہوئے۔ وزیراعظم بھی خلفاء راشدین کے نظام حکومت پر یقین رکھتے ہیں۔ وزیراعظم محمد نواز شریف کے ہمراہ کابینہ اور پارلیمنٹ کے وہ ارکان ہوں گے۔ جنہیں سپریم کورٹ نے توہین عدالت کے نوٹس جاری کئے ہیں۔ نواز شریف نے فیصلہ اسلامی روایات اور آئین کی بالادستی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف عدالت میں جو کہیں گے وہ انہی کو معلوم ہے۔

○ حکومت انسداد دہشت گردی قانون پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ اٹارنی جنرل نے کہا سپریم کورٹ قانون کی بعض شقوں کو بنیادی حقوق سے متصادم تصور کرتی ہے تو اپنی رہنمائی کے ساتھ پارلیمنٹ کو بھجوائے۔ حکومت اصرار نہیں کرے گی۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ قانون انتقامی کارروائی کے لئے نہیں بنایا گیا۔ خانہ جنگی کا خطرہ تھا۔ خصوصی عدالتوں کا مقصد عدالتی نظام کو خراب کرنا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی تاریخ میں صرف ایک مرتبہ سپریم کورٹ نے کوئی قانون خلاف آئین قرار دیا ہے۔ اس پر چیف جسٹس نے کہا کہ حوالوں کی بجائے یہ بتائیں کہ قانون آئینی ہے تو بات ختم ہو جائے گی۔ اٹارنی جنرل نے جواباً کہا کہ دہشت گردوں کے پاس جدید اسلحہ اور وسائل ہیں۔ ملک اسحاق کو پکڑا تو اس نے پولیس افسروں کو دو کروڑ روپے رشوت کی پیشکش کی۔ چیف جسٹس نے کہا اس کا مطلب ہے کہ ملکی حالات ایسے ہیں کہ سنبھالے نہیں جا رہے تھے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ جی یہی بات ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ مذکورہ قانون میں اپیل کا حق نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل نے جواب دیا کہ میں اس شق کے حق میں نہیں ہوں۔ مزید سماعت منگل تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ خصوصی عدالتوں کے قیام سے دہشت گردی میں کمی ہوئی ہے۔ یکم جنوری 1997ء سے 16- اگست تک دہشت گردی کے 89 واقعات میں 179- افراد مارے گئے جبکہ 10- نومبر تک صرف 5 واقعات ہوئے جن میں 14 افراد ہلاک ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ایک خصوصی کمیٹی امریکیوں کی ہلاکت کے معاملے میں جاری تحقیقات کی نگرانی کر رہی ہے۔ صدر کلنٹن نے فون پر وزیراعظم کی جانب سے کئے گئے اقدامات کو سراہا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے سینئر جج فضل الٰہی خان نے کہا ہے کہ اللہ ایسی صورت حال سے بچائے جب کوئی وزیراعظم جیل جائے۔ انہوں نے کہا عدلیہ میں بھی جمہوریت ہونی چاہئے سینئر ججوں کو بھی بنچوں کی تشکیل کا اختیار ہونا چاہئے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ دہشت گردی کیس سننے سے خوفزدہ جج بننے کے اہل نہیں ہیں انہیں انصاف کی کرسی پر بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

○ سپریم کورٹ بار کے صدر اکرم شیخ نے کہا ہے کہ یہ بار کی جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ سپریم کورٹ میں پانچ ججوں کی تعیناتی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ توہین عدالت کیس میں وزیراعظم کے جیل جانے سے کوئی بحران نہیں آئے گا۔ اٹلی۔ جاپان۔ سمیت کئی ممالک کے وزراء اعظم کو ان کے غلط کاموں کے باعث جیل بھیجا گیا۔ لیکن کوئی آئینی بحران نہیں آیا۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ کراچی میں 4- امریکیوں کے قتل کی سازش میں "را" ملوث ہو سکتی ہے۔ آٹھ نو پہلوؤں سے تحقیقات کی جا رہی ہے۔ ملزموں کی نشان دہی کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ مقدمہ ہم خود چلائیں گے۔ امریکہ نے ملزم مانگے تو وقت آنے پر دیکھا جائے گا۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق بدعنوانیوں کی تحقیقات کے لئے آنے والے 4- امریکی آڈیٹرز میں سے دو اپنی ہلاکت کے ایک روز بعد اپنی رپورٹ لے کر امریکہ جانے والے تھے۔ قتل ہونے والے امریکیوں کی کار سے مالی امور کے بارے میں اہم فائل غائب پائی گئی۔

○ کراچی کے علاقہ کورنگی اور پیر آباد سے بوری بند دو افراد کی نعشیں ملی ہیں۔ جبکہ پولیس مقابلے میں ایک نوجوان ہلاک ہو گیا ہے۔

○ بھارتی وزیر مملکت برائے دفاع ہیلی کاپٹر کے حادثہ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کراچی میں محنت کشوں کے احتجاجی مارچ کی قیادت کریں گی۔

○ آئینی ماہرین نے کہا ہے کہ توہین عدالت کیس میں وزیراعظم کا معافی مانگنا اقبال جرم ہو گا۔ معاف کرنا عدالت کے لئے ضروری نہیں۔ عدالتیں سنگین توہین عدالت کے ملزم کو معافی مانگنے پر معاف نہیں کرتیں۔ پاکستانی اور بھارتی عدالتوں کی مثالیں موجود ہیں۔

○ نارووال مرید کے روڈ پر بس کے حادثہ میں 9- افراد ہلاک اور 53 شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ بس کے چھے مسافروں کے جسموں کے آر پار ہو گئے۔ پولیس نے زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا۔

○ جنرل اسمبلی نے یہودی بستیوں کی بیت المقدس میں تعمیر کی مذمت کی قرارداد پاس کی ہے۔ قرارداد کے حق میں 139 ملکوں نے ووٹ دیا مخالفت کرنے والے تین ملکوں میں امریکہ بھی شامل ہے۔

○ حکومت برطانیہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے اثاثے پیچیدہ مسئلہ ہے اپنے قانون کی حدود میں رہتے ہوئے حل کریں گے۔

○ جنڈیالہ شیر خان میں چار نقاب پوش ڈاکو الائیڈ بینک سے سوا لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہو گئے۔

○ وفاقی حکومت نے محمد سرور کو ڈائریکٹر جنرل پاکستان پوسٹ آفس مقرر کر دیا ہے۔

○ طالب والا پل عارضی طور پر ہر قسم کی ٹریفک کے لئے بند ہے۔ ٹریفک براستہ چنیوٹ لاہور شیخوپورہ گوجرانوالہ سیالکوٹ جا رہی ہے۔

○ ملتان کے قریب لائن میں خرابی سے ملک بھر میں بجلی کی فراہمی معطل رہی جس سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔

○ فنکشنل مسلم لیگ کے سربراہ اور حروں کے روحانی پیشوا پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ اس بار تبدیلی ایوان کے اندر سے آئے گی۔ اچھے زمانے میں تو خوش قسمت لوگوں کے سروں پر ہما بیٹھا کرتا تھا۔ لیکن اب تو سروں پر الو ہی بیٹھے گا۔ کس پر۔ یہ اس کی مرضی۔

○ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کو 31- دسمبر تک ختم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ 3- ہزار افراد بے روزگار ہوں گے۔ ملازموں کو یہ نہیں بتایا جا رہا کہ گولڈن ہینڈ شیک کیا جائے گا یا نہیں۔

○ اخباری اطلاعات کے مطابق بجلی کی پیداوار سے متعلق پاکستان کے بیرونی سرمایہ کاروں کے ساتھ معاہدوں کے حوالے سے صورتحال انتہائی تشویشناک اور مایوس کن ہو گئی ہے۔ ان معاہدوں کے تحت واپڈا کو پہلے سال 40- ارب دوسرے سال 80- ارب اور تیسرے سال 120- ارب روپے ادا کرنا ہوں گے۔ معاہدے توڑنے کے بارے میں وزیراعظم نے بے بسی کا اظہار کر دیا ہے۔ بین الاقوامی معاہدے توڑنا آسان نہیں۔ عمل نہ کرنے کی صورت میں بھی زبردست مالی نقصان ہوں گے۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں سے بجلی خریدنے کے معاہدے کر کے پاکستان اقتصادی گرداب میں پھنس چکا ہے۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون:
میاں عبدالمنان ناصر دوکان 212750
ابن میاں عبدالسلام صاحب گھر 211749

امسال نازل ہونے والی اللہ کی رحمتوں کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

میاں بھائی
(ضرورت سیلزمین)
تعداد اسامی : 2
عمر : 25 تا 35 سال
تعلیم : کم از کم میٹرک
پتہ برائے رابطہ
پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ
کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ
لاہور
7932514
7932515
7932516

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز ۔ رضوان فوڈز ۔ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا
• بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
فون 212307
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ